السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مظفر گڑھ سے ظفر اللہ پوچھتے ہیں کہ ایک حدیث میں خوشی کے وقت دف بجانے کی اجازت دی گئی ہے کیا اس روایات کو آلات موسیقی کے استعمال پر بطور دلیل پش کیا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دف اور آلات موسیقی میں کوئی مماثلت نہیں ہے بلکہ آلات موسیقی کے استعمال کی حرمت قرآن وحدیث کی صریح نصوص سے ثابت ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی یہ علامت بتائی ہے کہ لوگ اسے جائز سمجھ کر استعمال کرنا شروع کردیں گے قرآن کریم نے ان آلات موسیقی کو "لہوالحدیث "کہہ کران سے نفرت کا اظہار کیا ہے سوال میں جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے مدینہ منورہ میں کسی شادی کے موقع پر انصار کی بچیاں دف بجا کر اپنے اسلاف کی شجاعت وبہادری پر مشتمل اشعار پڑھ رہی تھیں ان اشعار میں ایک مصرع کا مطلب یہ تھا کہ ہم میں ایک ایسا نبی ہے جو کل کی باتیں بھی جا نتا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روکا اور پہلی طرح اشعار پڑھنے کی تلقین فرمائی اس حدیث کی روشنی میں مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے خوشی کے موقع پر دف کو استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

دف صرف ایک طرف سے بجائی جاتی ہے اور اس کے بجانے سے سادہ سی آواز پیدا ہوتی ہو اس کے ساتھ گھنگرو کی چھنکار نہیں ہوتی (1)

دف بجاتے وقت دیگر آلات موسیقی استعمال نہ کیے جائیں کیونکہ ان کی حرمت پر قرآن وحدیث کی واضح نصوص موجود ہیں ۔ (2)

رزمیہ اشعار یعنی شجاعت وبہادری پر مشتمل اشعار ہوں بزمیہ اشعار یعنی ہیجان انگیز اور عشقیہ غزلیں نہ لگائی جائیں ۔ (3)

جوان عورتیں اس میں حصہ نہ لیں بلکہ نا بالغ بچیاں اس طرح خوشی کا اظہار کر سکتی ہیں ۔ (4)

یہ اہتمام بھی ایسے حلقہ میں ہونا چاہیے جہاں اپنے عزیز واقارب موجود ہوں اجنبی لوگوں کے سامنے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے (5)

گیت اور اشعار خلاف شرع نہ ہوں کیونکہ اس قسم کے اشعار پڑھنا شرعاً حرام ہیں ۔ (6)

(اس کے باوجود اگر فتنہ وغیرہ کا اندیشہ ہو تو اس طرح کا مباح کام کرنا بھی ناجائز قرار پاتا ہے ۔ مذکورہ شرائط کی پابندی کرتے ہوئے خوشی کے موقع پر دف کے ساتھ اشعار پڑھے جا سکتے ہیں ۔ (واللہ اعلم (7)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1صفحہ:425